فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم ہفتہ

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ۔ ۴ وفا ۱۳۴۹ ہش ۔ ۴ جولائی ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۵۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں صحابہؓ کا نمونہ اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں

اللہ تعالیٰ کو وہ مقدّم کرلیں اور اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں

"مَیں یہی نمونہ صحابہؓ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدّم کر لیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں ..... صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اُٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلّاتا تھا۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے ..... صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآنِ شریف میں اس طرح پر بیان فرمایا ہے مِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ یعنے بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا۔ اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دُنیا کی طرف نہیں جُھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔

مَیں جب صحابہؓ کے اس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کمالِ فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

خلاصہ یہ کہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں اور اسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں۔ ہماری ساری کوشش اور تگ و دَو اللہ تعالیٰ کے رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہیئے خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو۔ یہ رضائے الٰہی دنیا اور اسکی تمام لذّات سے افضل اور بالاتر ہے"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۲، ۸۳)

اخبارِ احمدیہ

■ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک ہفتہ سے ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ وہاں سے موصولہ اطلاعات کے مطابق حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

■ ربوہ ۳ وفا۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تاکہ آپ خدمتِ دین کے کاموں میں پہلے ہی کی طرح پوری سرگرمی سے بھرپور حصہ لے سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

■ ربوہ ۳ وفا۔ مکرم منشی عبد الغنی صاحب محلہ دار الرحمت غربی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

سَو فیصد وصُولی ہونی چاہیئے

عہدیدارانِ جماعت سے گزارش ہے کہ ازراہِ کرم ابھی سے اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ جماعت کے دیگر چندہ جات کی طرح لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کی وصولی بھی بجٹ کے مطابق سَو فیصد ہو اِس سے کم پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال آمد)

سلسلۂ احمدیہ کے نہایت مخلص وفدائی اور دیرینہ خادم

محترم گیانی واحد حسین صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۴ وفا۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلۂ احمدیہ کے بہت مخلص و فدائی دیرینہ خادم محترم گیانی واحد حسین صاحب ۲ ماہ وفا ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲ جولائی ۱۹۷۰ء بروز جمعرات بوقت دو بجے بعد دوپہر بعمر قریباً ۶۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
نماز جنازہ اسی روز نماز مغرب کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ (باقی صفحہ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ وفا ۱۳۴۹ ہش

اسلام اور سیاست

(۲)

البلاغ کے فاضل مدیر کا یہ سوال واقعی ہر مسلمان کے لئے قابلِ غور ہے خاص کر ان لوگوں کے لئے جو آجکل انتخابات کے تعلق میں اٹھتے بیٹھتے اسلام اسلام کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"غزوۂ یرموک کے موقع پر ایک کافر نے مسلمانوں کی فتح کا یہ سبب بیان کیا تھا کہ یہ لوگ رات کے وقت بہترین عبادت گزار اور دن کے وقت بہترین شہسوار ہوتے ہیں اور صبح کے وقت ان کا پڑاؤ تلاوتِ قرآن کی آوازوں سے گونجتا رہتا ہے، اگر ایک کافر مسلمانوں کی فتح کے اس حقیقی راز کو پا سکتا ہے تو ہم مسلمان ہونے کے باوجود اس حقیقت سے کیوں دور ہوتے جا رہے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ سیاسی سرگرمیاں ہماری فرض نمازوں میں بھی رکاوٹ بن جاتی ہیں؟ ہمارے دلوں میں انابت و خشیت کا سوز و گداز کیوں پیدا نہیں ہوتا؟ ہمارے ذہنوں سے دنیا کے عام چلن کو دیکھ کر محرّماتِ شرعیہ کی قباحت کیوں کم ہوتی جاتی ہے؟ اور مادی کوششوں کے ساتھ ہمارے ہاتھ دعا و استخارہ کے لئے کیوں بلند نہیں ہوتے؟

(البلاغ جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ ۸)

اس کا جواب خود ہی فاضل مدیر فرماتے ہیں:۔

" ان تمام چیزوں کا سبب یہ ہے کہ ہم نے اللہ کے ساتھ اپنی سیاست کے تعلق کو کمزور کیا ہوا ہے اور ہماری نظر میں ہماری یہی بنیادی کمزوری جماعتوں کے باہمی افتراق و انتشار کا اصل سبب ہے، اسی سے باہمی رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، یہیں سے جماعتی تعصب اصل مقصد کی جگہ لیتا ہے، یہیں سے کریڈٹ اور ڈِس کریڈٹ کا سوال پیدا ہوتا ہے اور یہیں سے نگاہیں اسلام کی فلاح و بہبود کو دیکھنے کے بجائے یہ دیکھنا شروع کرتی ہیں کہ سہرا کس کے سر بندھ رہا ہے؟ پھر اصل مقاصد کے اوجھل ہو جانے سے ہماری سیاست سے دین کی گرفت ڈھیلی پڑتی چلی جاتی ہے اور بعض اوقات ہماری وہ سرگرمیاں جو ہم اسلام کے نام پر کرتے ہیں ان میں سے اسلام ختم ہو جاتا ہے اور نِری سیاست باقی رہ جاتی ہے، ایسی نِری سیاست جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی سیاست سے زیادہ میکاؤلی، گوئبلز اور لینن کی سیاست سے مشابہ ہے ؎

جلالِ بادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی" (ایضاً ص۸)

حقیقت یہی ہے کہ ہمارے سیاستدان محض اسلام اسلام اس لئے کرتے ہیں کہ ان کو وہم ہے کہ عوام اسلام پسند ہیں اور اسلام کا نعرہ لگانے سے ہی ان کے ووٹ ہماری جھولی میں آ پڑیں گے اور ہم اقتدار پر قابض ہو جائیں گے۔

یہ حالت صرف عام پارٹیوں کے لیڈروں کی ہی نہیں ہے بلکہ خاص الخاص دینی کہلانے والی جماعتوں کا بھی یہی حال ہے اور ہم فاضل مدیر البلاغ سے معذرت کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ بنیادی غلطی یہاں سے شروع نہیں ہوتی کہ عوام متقی نہیں رہے بلکہ یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ عوام اور خواص نے اللہ تعالےٰ کے اس طریق کار کو جو اس نے تجدید و احیائے دین کے لئے مقرر کیا ہے بالکل فراموش کر دیا ہے۔ اور جو لوگ اپنے طور پر تقویٰ اختیار کرتے بھی ہیں ان کو اس حد تک تو ضرور ثواب حاصل ہوتا ہے جس حد تک وہ تقویٰ کو اختیار کرتے ہیں مگر ان کے چراغ ایسے ہیں جو دوسروں کے چراغوں کو روشن نہیں کر سکتے کیونکہ انہوں نے الٰہی پروگرام کو بالکل نظرانداز کر رکھا ہے اور اس امر میں جو سنت اللہ تھی اس کو نگاہ میں نہیں رکھا۔ (باقی)

چلا ہے ناصرِ دینِ مبیں کا کارواں یارو

اُٹھا ہے رُوئے گیتی سے حجابِ درمیاں یارو
عیاں ہونے لگے فطرت کے اسرارِ نہاں یارو

سر یر آرا ہؤا دشت و دمن پہ پھر جنوں اپنا
چلا ہے ناصرِ دینِ مبیں کا کارواں یارو

فضا میں رقص فرما آج پھر رُوحِ بلالی ہے
حریمِ دل میں دی کس نے تمنّا کی اذاں یارو

محمد مصطفےٰؐ کا نام ہے ہر مَوج کے لب پر
یہ سیلِ عشق ہے روکے سے رُکتا ہے کہاں یارو

ہمیں ہر دَور میں لذت کشِ تلخابۂ غم ہیں
ہمارے خون سے رنگیں ہے دل کی داستاں یارو

ہے کس یوسف نفس کی آمد آمد جو فضاؤں میں
رواں ہے نکہتِ نسرین و گل کا کارواں یارو

(عبدالرشید شید اگجراتی از کراچی)

گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔

آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے

(مینجر الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر ایبٹ آباد

مختلف مقامات پر احباب جماعت کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم حضور کے ایمان افروز ارشادات

ایبٹ آباد ۲۸ر احسان ۱۳۴۹ ہش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آپ کی حرم محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نیز محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری و دیگر افراد قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل سوا چار بجے خیریت سے ایبٹ آباد پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ ربوہ سے کل چھ بجے صبح روانہ ہو۔ جابہ کے قریب حضور نے ناشتہ کرنے کے لئے بھائی ریسٹ ہاؤس میں قریباً ایک گھنٹے تک توقف فرمایا۔ فتح جنگ سے پرے راولپنڈی کی جماعت کے کچھ دوست دو کاروں میں حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

ترنول سے کچھ فاصلے پر بعض احباب جو موٹر سائیکلوں اور موٹروں پر سوار تھے وہ بھی حضور کے قافلے شامل ہو گئے۔ چنانچہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قریباً بارہ بجے جب ترنول پہنچے تو احباب جماعت جو راولپنڈی اور اسلام آباد سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت راولپنڈی اور مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک امیر جماعت اسلام آباد کی قیادت میں صبح نو بجے سے اپنے پیارے آقا کے استقبال اور آپ کی دید و ملاقات کے لئے چشم براہ تھے انہوں نے بلند آواز سے نعرے لگا کر سیدنا حضور امام ہمام ایدہ اللہ الودود کو نہایت والہانہ انداز میں خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ نیز مغربی افریقہ کے کامیاب تبلیغی دورہ سے حضور کی بخیریت واپسی پر مبارکباد عرض کی۔

دوپہر کا وقت تھا، شدید گرمی تھی، سفر کی کوفت الگ تھی مگر اس کے باوجود حضور نے سب احباب کو باری باری مصافحہ کرنے کا موقعہ عطا فرمایا اور کچھ دیر تک احباب کو افریقہ کے دورہ کے دوران تائید الٰہی کے بعض ایمان افروز واقعات سُنا کر محظوظ فرمایا۔ راولپنڈی سے جماعت کی مستورات بھی آئی ہوئی تھیں۔ ان کے لئے الگ طور پر پردے کا انتظام تھا۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے ان سب سے ملاقات فرمائی۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور جب حسن ابدال پہنچے تو دوپہر کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا۔ منزل ابھی دور تھی اسلئے حضور یہیں ایک ریسٹ ہاؤس میں ٹھہر گئے۔ یہاں حضور نے کھانا تناول فرمایا اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد حضور کا یہ مبارک قافلہ ایبٹ آباد کو روانہ ہوا۔ راستے میں مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ ایبٹ آباد اور مکرم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعت احمدیہ مانسہرہ بعض اور احباب کے ساتھ حضور کے استقبال اور مشایعت کے لئے آگے ہری پور ہزارہ میں جا کر گیارہ بجے سے منتظر تھے یہ بھی حضور کے قافلے میں شامل ہو گئے۔ ایبٹ آباد اور اس کے مضافات کے بہت سے احمدی احباب حضور کی کوٹھی پر جمع ہو کر حضور کے بخیریت پہنچنے اور حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے بے تاب تھے۔ جس راستے سے حضور کی کار نے کوٹھی کے اندر داخل ہونا تھا اُسے رنگا رنگ کی جھنڈیوں سے سجا رکھا تھا۔ جونہی حضور کی کار کوٹھی کے اندر داخل ہوئی سب احباب حضور کے استقبال اور ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار آگے بڑھے۔ حضور کار سے اُتر کر شدید گرمی اور لمبے سفر کی کوفت اور ضعف کی وجہ سے احباب کے خیر مقدم اور سلام کا ہاتھ ہلا ہلا کر جواب دیتے ہوئے پہلے اندر کوٹھی میں تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد باہر تشریف لائے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد قریباً نصف گھنٹہ تک احباب میں رونق افروز رہے۔ حضور نے فرمایا مغربی افریقہ کے سفر سے واپسی پر بھی مجھے آرام نہیں ملا۔ ایک تو شدید گرمی شروع ہو گئی دوسرے جماعتی اور دینی امور کی انجام دہی کے علاوہ ملاقاتوں کا طویل سلسلہ جاری رہا۔ گرمی کا بیمار بھی ہوں۔ اسلئے اس وقت احباب سے مصافحہ پر اکتفا کروں گا۔

فرمایا۔ یہاں پاکستان میں تو شدید گرمی پڑ رہی ہے لیکن مغربی افریقہ میں اتنی گرمی نہیں تھی۔ وہاں کا درجہ حرارت ۹۰ اور ۱۰۰ کے درمیان رہتا ہے۔ البتہ کہیں کہیں مرطوب آب و ہوا کی وجہ سے حبس تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے ہی موسم میں ایک موقع پر دو تین ہزار احباب سے مصافحہ کرتے وقت قریب تھا کہ مَیں بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑتا مگر یہ الٰہی تصرف تھا کہ دس دس منٹ کے بعد پانی کے چند گھونٹ پی لینے سے دو گھنٹے سے بھی زیادہ دیر تک مَیں ان کی خوشی کا جواب خوشی میں دیتا چلا گیا۔ کیونکہ احمدیت کی تاریخ میں پہلی بار اور ان کی زندگی میں پہلی دفعہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین روحانی فرزند مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نائب اور خلیفہ کی حیثیت میں مَیں انہیں ان کے اس حق سے محروم نہیں کرنا چاہتا تھا۔

فرمایا۔ وہ مجھے دیکھ کر خوش تھے اور مَیں بھی خدا تعالیٰ کی اس شان کو دیکھ کر خوش تھا کہ آج سے اسّی سال قبل خدا کے حکم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو قائم کرنے کے لئے ایک غیر معروف بستی سے یکہ و تنہا آواز بلند ہوئی۔ اسے خاموش کرنے کے لئے ساری دنیا نے پورا زور لگایا مگر یہ کیلی آواز نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں بلکہ سات ہزار میل دُور افریقہ میں بھی سُنی گئی اور پوری آب و تاب کے ساتھ رنگ لائی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل مغربی افریقہ کے ایک ایک ملک میں ہزاروں اور لاکھوں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں جو توحید کے علمبردار ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دن رات درود پڑھتے اور آپ کی عظمت کے ترانے گاتے ہیں۔ وہاں کے سربراہانِ مملکت جن سے میری ملاقات ہوئی وہ جماعت احمدیہ کی ملکی خدمات کے معترف اور ممنون ہیں۔ ان سے جب بھی ملنے کا موقعہ ملا ہر ایک نہایت گرمجوشی سے پیش آیا۔ یہاں تک کہ وہاں کی غیر مسلم آبادی یعنی عیسائی اور لامذہب لوگوں نے بھی ہمارے سفر کے دوران ہمیں دیکھ کر اپنے روایتی انداز میں نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ بڑے بڑے اثر و رسوخ رکھنے والے پیراماؤنٹ چیفس نے سینکڑوں میل دُور سے اپنے ترجمان بھجوا کر یا خود ملاقات کر کے دُعا کی درخواست کی۔

فرمایا۔ میرے مغربی افریقہ کے دورہ کے بعد وہاں کے ایک کثیر الاشاعت اخبار نے اپنی ۲۲ر مئی کی اشاعت میں قریباً ڈیڑھ کالم میں جماعت کے حالات دیئے اور آخر میں لکھا کہ امام جماعت احمدیہ کے اس دورہ میں غیر از جماعت لوگوں کا (استقبالیہ دعوتوں اور دوسرے جلسوں میں) بڑی کثرت سے شامل ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ جماعت احمدیہ بہت زیادہ اثر و رسوخ کی مالک ہے۔

فرمایا۔ اسلام نے بنی نوع انسان سے پیار، ہمدردی، غمخواری اور مساوات کا پیغام دیا ہے اور یہ بڑا ہی حسین پیغام ہے۔ یہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتا کیونکہ نفرت و حقارت، طبقاتی تفریق اور نسلی امتیاز کی بجائے اسلام باہمی محبت و پیار اور حقیقی اخوت و مساوات کا علمبردار ہے۔ احمدیت یہی پیغام لے کر ان ملکوں میں سرگرم عمل ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے تمام احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ راولپنڈی کے چند دوست جو حضور کے قافلہ کے ساتھ ایک الگ کار میں تشریف لائے تھے جب واپس جانے لگے تو حضور انور ایک بار پھر باہر تشریف لائے اور اپنے خدام سے دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ سپین میں عیسائیوں کی دستبرد سے محفوظ رہ جانے والے مسلمانوں کے آثارِ قدیمہ کا ذکر فرمایا نیز مغربی افریقہ اور بعض یورپی ملکوں کے دورہ کے دوران میں پیش آنے والی ایسی متعدد باتوں کا ذکر فرمایا جو بظاہر کہنے کو چھوٹی چھوٹی باتیں تھیں لیکن درحقیقت بہت اہم ہیں کیونکہ ان کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کا اپنے بندوں سے پیار مخفی تھا۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور مقاصد دینیہ میں کامیابی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

(خاکسار یوسف سلیم ایم۔ اے)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

بڑی غلطی انسان کی دُنیا پرستی ہے

(حضرت مسیح موعودؑ)

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان۔ بلاک وی ڈیرہ غازیخان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ جماعت اس واسطے نہیں ہے کہ دولت اور دنیاداری میں ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزرے ایسے شخص سے تو خدا تعالیٰ بیزار ہے۔"

اِس زمانہ میں لوگوں نے اپنا مقصود دنیا اور اس کے آرام اور آسائش کو بنا رکھا ہے اور اس کے لئے ہی سب دوڑ دھوپ ہے رات دن اسی فکر میں ہیں کہ یہ ہو جائے وہ ہو جائے۔ یہ چیز مل جائے۔ وہ بن جائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس جماعت میں تو وہ داخل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے۔ پس دنیا کو نصب العین بنانا اور اس کے حصول میں اپنی جان کو ہلکان کرنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ روزی رساں تو اس کی ذات ہے جب اس پر بھروسہ کرے گا تو وہ آسمان سے برسائے گا اور زمین سے نکالے گا۔ اس کے باوجود وہ اگر دنیا کی طرف جھکتا ہے تو بہت سے امور اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے۔ خواہشات بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک دل پاک نہ ہو اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ نادان کہتا ہے کہ ہم دنیا کو چھوڑ دیں۔ اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی جب تک کہ اس کو بے ایمان کر کے ہلاک نہ کر دے۔ اے نادان۔ کون کہتا ہے کہ تو رعایت اسباب نہ کر۔ مگر دل کو دنیا اور اس کے فریبوں سے دُور رکھ ورنہ تو ہلاک شدہ ہے۔ اور جس عیال کے لئے حد سے بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے تو اس عیال کے لئے بدی کا بیج بوتا ہے اور اُن کو تباہ کرتا ہے۔ سو تُو بے وقت مرے گا اور عیال کو تباہی میں ڈالے گا۔ لیکن جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے۔ اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصّہ ملے گا۔"

پس یہ نہایت ہی نازک معاملہ ہے مال اور اولاد سے انسان کا امتحان ہو رہا ہے۔ "انما اموالکم و اولادکم فتنۃ۔" دنیا اور اس کی چیزوں سے محبت خدا تعالیٰ سے غفلت کا دوسرا نام ہے۔ صحابہؓ دنیا سے پیار نہ کرتے تھے بلکہ اگر مل جاتی تو اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے اور اس کے بد نتائج سے پناہ مانگتے اور ان کو یہی خوف ہوتا کہ دولت کہیں خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث نہ بن جائے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف بہت مالدار آدمی تھے۔ جتنا راہِ خدا میں خرچ کرتے اُس سے زیادہ مل جاتا مگر دولت سے ان کی بے رغبتی بڑھتی جاتی۔ آپ کا قلب خشیت اللہ سے معمور تھا۔ دنیاوی نعماء ابتلاء کی بجائے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوتیں۔ ایک دن آپ روزہ سے تھے افطار کے وقت کھانا آیا تو بہت سی چیزوں کو دیکھ کر رو پڑے اور کہا کہ حضرت مصعب بن عمیرہ مجھ سے بہتر تھے۔ جب وہ شہید ہوئے تو ان کے لئے کفن کا اتنا کپڑا تھا کہ سر ڈھانپتے تو پیر ننگے ہوتے۔ اور اگر پیر ڈھانپتے تو سر ننگا ہوتا۔ اسی طرح حضرت حمزہؓ بھی مجھ سے بہت بہتر تھے۔ ان کا حال بھی یہی تھا کہ کفن کے لئے چادر نہ تھی۔ مگر ہمارا یہ حال ہے کہ دنیا ہم پر فراخ ہو گئی ہے اور اس کی نعمتیں بکثرت حاصل ہو گئی ہیں۔ مَیں ڈرتا ہوں کہ کہیں خدا تعالیٰ نے ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں یہاں نہ دے دیا ہو اور دوسری زندگی میں ہمارے لئے کچھ بھی نہ ہو۔ یہ کہہ کر اس قدر رقت طاری ہوئی کہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔

یہ تھی صحابہؓ کی حالت۔ انہیں حضورؐ کی صحبت سے فقر و غنا کی دولت ملی تھی جو حضورؐ کو پسند تھی۔ (الفقر فخری)۔ انہوں نے قصر و ایوان نہیں مانگے۔ وہ خرقہ پوش تھے اور اسی میں خوش تھے۔ انہیں دین کی دولت ملی تھی۔ اور یہی ان کے لئے کافی تھی۔ وہ دنیا سے دستبردار ہو چکے تھے اور منقطعین میں شامل تھے۔ رضائے دوست اُن کو مطلوب تھی اور یہی چیز انہیں حاصل تھی۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہر وقت دربارِ نبویؐ میں حاضر رہتے۔ ایک دن ان کا بھائی حضورؐ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میرا بھائی ابو ہریرہؓ مسجد میں نکمّا بیٹھا رہتا ہے۔ مَیں سارا دن کام کرتا ہوں اور اسے دو وقت روٹی بھیج دیتا ہوں اسے ہدایت فرماویں کہ وہ کام میں میرا ہاتھ بٹاوے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تجھے کیا معلوم۔ خدا تعالیٰ تمہیں جو رزق دے رہا ہے وہ ابو ہریرہؓ کے طفیل ہی تو ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے بندے تو وہ ہیں جنہیں دنیا اور اس کی چیزیں یاد دوست سے غافل نہیں کر سکتیں۔ "رجالٌ لا تلھیھم تجارۃٌ ولا بیعٌ عن ذکر اللہ"۔ احمدیت کی تعلیم بھی یہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی غرض کے لئے تشریف لائے تھے کہ ایسی جماعت بنائیں جن کے دلوں سے دنیا کی محبت نکل جائے اور اس کی جگہ خدا اور رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت غالب آئے۔ اگر یہی حالت ہماری ہے تو مبارک ہے۔ اور ہم صحیح معنوں میں اس جماعت میں داخل ہیں ورنہ مقامِ خوف ہے۔ کیونکہ وہ دعوےٰ جس کے ساتھ عمل نہ ہو کسی کام نہیں آ سکتا۔

وقفِ عارضی میں شامل ہونیوالے احباب توجہ فرمائیں

وقف عارضی کی مبارک تحریک میں نام پیش کرنے والے بعض ایسے احباب ہیں جب انہیں مختلف جماعتوں میں مقرر کر کے اطلاع کی جاتی ہے تو ان کی طرف سے التوا یا تبدیلی کی درخواستیں آجاتی ہیں جس سے دفتر کو اور جماعتوں کو جہاں واقفینِ عارضی نے جانا ہوتا ہے سخت دقت اور پریشانی ہوتی ہے۔ لہذا آئندہ کے لئے وقف عارضی میں شامل ہونے والے احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وقف کرنے کے بعد جب انہیں مختلف جماعتوں میں مقرر کیا جائے تو اس وقت کو ضرور پورا کریں اور انتہائی اشد مجبوری کے بغیر التوا یا تبدیلی کی درخواستیں نہ بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

"وقفِ جدید" کی ذمّہ داری ہر مرد، عورت اور بچّے پر واجب ہے

اِس چندے کو پُورا کرنا نظامِ جماعت کا ضروری جزو ہے

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے متواتر ارشادات سے یہ واضح فرمایا تھا کہ ہمارے ملک میں معلّمین کا ایک جال بچھ جانا چاہیئے جو تمام دیہات اور قصبات میں قرآنِ مجید کی تعلیم کو عام کریں۔ بچّوں۔ بڑوں اور مستورات کو قرآنِ مجید ناظرہ اور باترجمہ سکھائیں۔ اور اس طرح احمدیت کی غرض کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

پس ہر شخص یہ محاسبہ کرے کہ اس نے کہاں تک اپنی ذمّہ داری کو ادا کیا ہے؟ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچّوں کے لئے اس تحریک میں شامل ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ اور حضور نے بار بار یہ ارشاد فرمایا ہے کہ بچّوں کے لئے وقفِ جدید بطور ایک تربیتی نصاب کے ہے۔ پس احباب اپنی ذمّہ داری کو پہچانیں اور جلد سے جلد اِس ضمن میں اپنے اپنے حصّے کی ادائیگی فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ

روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے

چوہدری جان محمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم الطاف حسین صاحب لاہور

میرے خسر چوہدری جان محمد صاحب مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۷۰ء مطابق ۳ر ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ بروز جمعرات بوقت چھ بجے شام اس جہانِ فانی سے تقریباً ۷۳ سال کی عمر پاکر انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ بھینی میلواں علاقہ بیٹ بیاس ضلع گورداسپور کے مہاجر تھے ۱۹۳۰ء میں اپنے گاؤں میں سب سے پہلے احمدی ہوئے اور پھر وہاں ایک فعال جماعت قائم کی۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اگرچہ آپ کی ظاہری تعلیم معمولی تھی مگر احمدیت کی بدولت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ کتب کا گہرا مطالعہ کرنے کی وجہ سے دماغ میں ایک جلا اور نور بھر گیا قبولِ احمدیت سے پہلے ہی آپ کو پیر پرستی اور قبروں پر سجدے کرنے سے نفرت تھی ان دنوں علاقہ بیٹ میں عموماً احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مناظرے منعقد ہوا کرتے تھے۔ انہی مناظروں کا ردعمل آپ کے قبولِ احمدیت کی صورت میں ظاہر ہوا قبولِ احمدیت کے بعد یہی دھن ہر وقت لگی رہتی کہ کاش لوگ حضرت اقدس کی شناخت کریں اور حقوق اللہ حقوق العباد ادا کر سکیں۔ دورانِ گفتگو نرمی اور انکساری کا پہلو غالب رہتا۔ قوتِ برداشت بہت تھی۔ کئی مواقع پر محض دین کے لئے بظاہر ذلت اٹھائی۔ مگر صبر و استقلال کا دامن ہمیشہ تھامے رکھا۔ ہمیشہ حق کا ساتھ دیتے اور سچی بات کہنے میں بےباک تھے کبھی کسی نے ان کے منہ سے گالی نہ سنی۔ دنیوی وجاہت کے مالک تھے مگر کبر و غرور کو پاس نہ پھٹکنے دیتے۔

ایک محقہ گاؤں میں کوئی احمدی نہ تھا کسی نے طنزاً کہا کہ اتنے سالوں سے تبلیغ کا کیا اثر ہوا کہ ایک احمدی بھی نہیں بنا سکے۔ اس پر دعاؤں میں مشغول ہو گئے جس کے نتیجہ میں وہاں ایک ایسے دوست احمدی ہو گئے۔ جن کو وہ طعنہ دینے والے مرحوم کے مقابلہ پر بحث و تمحیص کے لئے پیش کیا کرتے تھے بہت خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم عاجزوں کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور وہاں جماعت قائم ہو گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

وقف عارضی کی تحریک کے ماتحت اپنے گاؤں سے باہر جا کر تعلیم القرآن اور دیگر تربیتی امور سرانجام دیتے غیر از جماعت احباب بھی ان کی نیکی اور راست گوئی کا اعتراف کرتے تھے لمبا عرصہ جماعت احمدیہ ربیوکے میں پریذیڈنٹ رہے گاؤں میں بلکہ اردگرد بھی "بابا امیر جماعت" کے نام سے مشہور تھے جماعت کی تربیت اور اتحاد کا خاص خیال رکھتے تھے۔

۱۹۴۳ء میں اپنی زرعی جائداد کی قیمت لگوا کر حسب وصیت قابل ادا رقوم بالاقساط داخل خزانہ کرواتے رہے جو بقایا رہ گیا وہ مرحوم کے عزیزوں نے بخوشی ادا کر دیا۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۲ میں مدفون ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے دعا فرمائی۔

کسی کام کو عار نہ سمجھتے تھے بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑوسیوں کی دیکھ بھال کا خاص خیال رکھتے تھے السلام علیکم کہنے میں ہمیشہ پہل کرتے تھے۔

خادموں اور نوکروں سے مشفقانہ سلوک فرماتے ان کے لئے وہی کچھ پسند فرماتے جو اپنے لئے پسند ہوتا تھا۔ غرباء سے عمدہ سلوک کرتے۔ دیہاتوں میں عموماً دھڑے بازیاں اور دشمنیاں ہوتی ہیں مگر ان کا کوئی دشمن نہ تھا۔ سبھی ان کی وفات پر رنجیدہ خاطر تھے۔ غیر از جماعت احباب نے بھی ان کی وفات کا گہرا صدمہ محسوس کیا مرحوم اپنے عقائد میں راسخ اور عملی نمونہ میں مثالی کردار رکھتے تھے بات کرنے کا ایسا عمدہ ملکہ تھا کہ تعلیم یافتہ احباب بھی بہت متاثر ہوتے تھے۔

گھبراہٹ اور پریشانی نام کو نہ تھی ملکی تقسیم کے وقت نہایت بہادری اور جرأت کا ثبوت دیا۔ دشمنوں کے حملہ کے وقت مقابلہ کے لئے خود پیش پیش رہے مخلوق خدا کی ہمدردی کا جوش اور ولولہ طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا دل کے سخی تھے۔ متوکل انسان تھے مہمان نوازی کا بھی وافر جذبہ رکھتے تھے۔ خاص کر مرکز سے آنے والے مہمانوں کے ساتھ تو خاص سلوک فرماتے تھے۔

فرقان فورس میں اپنے دو جوان سال بیٹوں اور دیگر عزیزوں کو بخوشی بھیجا۔

غرض بہت سے اوصاف حمیدہ رکھتے تھے اپنے جملہ خاندان کے لئے روشن چراغ کی مانند تھے صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گذار تھے۔

سلسلہ کے کارکنوں کو گندم توڑی اور دوسری اجناس وغیرہ ستے داموں بہم پہنچاتے تھے کیونکہ قادیان سے ان کا گاؤں نزدیک تھا۔ محترم گیانی واحد حسین مرحوم نے سنایا کہ میں نے کچھ روپے چوہدری صاحب مرحوم کو پیش کئے کہ جتنی توڑی اس رقم کی مل سکے بھجوا دیں چوہدری صاحب مرحوم کہنے لگے کہ اگر انہی روپوں کی زیادہ توڑی بھجوا دوں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔

اپنی یادگار تین بیٹے تین بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں الفضل ہمیشہ اپنے نام جاری رکھا اور سلسلہ کی قیمتی کتب خرید کر زیر مطالعہ رکھتے تھے۔

رسومات کے سخت مخالف تھے شادیوں کے مواقع پر نہایت سادگی کی تلقین کرتے تھے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض قابل صد احترام بزرگ علاقہ بیٹ بیاس میں بغرض شکار تشریف لاتے تو مرحوم ان کے قیام طعام اور دیگر ضروری امور کا انتظام بطیب خاطر سرانجام دیتے۔ چہرہ پر قدرتی مسکراہٹ رہتی اور رب جلیل کے نہایت شکرگزار بندے بنے رہتے تھے فرمایا کرتے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کا شکر ادا کریں۔

اپنے سابقہ گاؤں میں خود اپنی گرہ سے ایک مسجد بنوائی نہایت خوش الحانی سے اذان دیتے اور احمدیت کا صحیح اور جاذب نظر نمونہ پیش فرماتے تھے ربیوکے میں بھی ایک شاندار مسجد بڑی کوشش سے بنوائی۔ مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد ازراہ کرام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۲ء میں رکھا۔

جلسہ سالانہ میں ہمیشہ شمولیت فرماتے گذشتہ سال باوجود کمزور طبیعت کے ربوہ پہنچ گئے۔

یہ خواہش ہمیشہ شدت سے رہی کہ اپنے خاندان میں سے زیادہ سے زیادہ بچوں کو وقف زندگی کی تحریک میں شامل کرائیں کبھی کسی کو کہتے کبھی کسی کو تحریک کرتے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ان کے بچوں کو مرحوم کی اس نیک خواہش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

تحریک جدید کے اولین مجاہدوں میں شامل رہے اور اس بابرکت تحریک کے مجاہدین کی پانچ ہزاری فوج میں ان کا نام بھی شامل ہے۔ چندہ پہلے دیتے اور بقیہ اخراجات بعد کرتے چنانچہ وفات پر ان کے ذمہ سوائے حصہ جائداد مذکورہ کے کوئی اور بقایا نہ تھا۔

ہجرت کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے۔

مرحوم دل کے عارضہ سے کئی ماہ سے بیمار چلے آ رہے تھے ہر طرح کا علاج وغیرہ کروایا گیا۔ مگر تقدیر کے نوشتے پورے ہوئے وفات سے تھوڑی دیر قبل فرمایا کہ میں اپنا گھر دیکھ آیا ہوں۔ ریشم اور کمخواب بچھا ہے فرماتے دروازہ کھول دو بہت سی کاریں آتی دکھائی دے رہی ہیں۔

فرماتے تھے کہ جب سے احمدیت قبول کی بفضل ایزدی ایک نماز بھی قضا نہ ہونے دی بیماری کی شدت کے دوران بھی نماز کی نیت باندھ لیتے ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب کا بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

میڈیکل ٹیکنیشنز کی ٹریننگ کے کورسز کے متعلق معلومات

(۱) تعلیم میٹرک سائنس۔ داخلہ کے لئے عام لیاقت کا ٹسٹ۔ دوران تعلیم/۵۰ روپے وظیفہ۔ ایک بانڈ بھی گورنمنٹ کو پُر کرکے دینا ہوگا۔ یہ کورس ۱۸ ماہ کی مدت کا اسلام آباد میں جاری ہے۔ اس کا پتہ یہ ہے:-

School of Medical Tecnology
national Health centre Islamabad

چٹھی لکھ کر اس کا سلیبس اور پراسپکٹس اوپر دئے ہوئے پتہ سے منگوائے جا سکتے ہیں

۲۔ تعلیم ایف ایس سی میڈیکل۔ داخلہ عام طور پر ایف ایس سی کے نتیجہ کے بعد ہوتا ہے۔ کورس دو سال۔ یہ ڈگری کورس ہے اور BSc (Medical Technology) کی ڈگری ملتی ہے۔ یہ کورس کراچی یونیورسٹی کا منظور شدہ ہے اور وہی اس کی ڈگری دیتی ہے کورس کی پڑھائی سنٹرل جناح ہسپتال کے Jinnah Post grad. med. central میں اور اسکے ماتحت ہوتی ہے۔ مزید کوائف ڈائریکٹر جناح پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل سینٹر کراچی سے مل سکتے ہیں۔

۳۔ میٹرک سائنس۔ کورس ۶ ماہ جو دو طرح کا ہوتا ہے ایک کورس لیبارٹری ٹریننگ کا اور دوسرا ریڈیو گرافی یعنی ایکسرے وغیرہ کا۔ یہ کورس T. B. control Training centre Karachi میں ہوتا ہے کورس کے دوران /۱۰۰ روپے وظیفہ بھی ملتا ہے۔ طالب علم ایک وقت میں ایک کورس کر سکتا ہے۔ دونو کورس ساتھ نہیں مل سکتے۔

احباب اوپر دی گئی معلومات سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے بچوں کی تعلیم لائن کے انتخاب میں اسے ملحوظ رکھیں۔ (ناظر تعلیم)

کتب دستیاب ہیں

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات کے نصاب کی درج ذیل کتب دوبارہ چھپ گئی ہیں:-

۱۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق
۲۔ ایک غلطی کا ازالہ
۳۔ احمدیت کا پیغام

مجالس اپنی ضرورت کے مطابق تعداد میں نظارت اصلاح و ارشاد کو یا خاکسار کو بذریعہ خط اطلاع دے کر منگوا سکتی ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب موضع جھول بستی احمدیال قضائے الٰہی سے مورخہ ۲۶/۵ بجمعۃ المبارک ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کو ربوہ میں ہی دفن کیا گیا ہے۔ ایک لڑکا۔ ۴ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور کافی عرصہ سے جماعت احمدیہ موضع جھول کے سیکرٹری مال کے عہدہ پہ کام کرتے رہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ (امان اللہ۔ کنری۔ ضلع تھرپارکر)

۵۔ میرے عزیز دوست مبشر احمد اور ان کی اہلیہ موٹر رکشہ کے حادثہ میں زخمی ہوئے ہیں۔ اس وقت کراچی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دوست ان کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

محمد علی ظفر منیجر عوامی ٹرانسپورٹ۔

ایک ضروری اعلان

قائدین مجالس یہ امر نوٹ فرمائیں کہ امسال ۱۶ اگست ۱۹۷۰ء کو ہونے والے مرکزی سالانہ امتحانات کے لئے آپ کی طرف سے ۱۵ جولائی ۱۹۷۰ء تک یہ مطالبہ آنا ضروری ہے کہ آپ کو مجلس کے لئے امتحانات کے مختلف مدارج کے پرچے کتنی تعداد میں درکار ہوں گے۔ جس مجلس کی طرف سے ایسا مطالبہ نہ آئے گا اسے سوالیہ پرچے نہیں بھجوائے جائیں گے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے امتحانات

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات امسال ۱۶ اگست بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ

ان امتحانات کے لئے مجالس کی طرف سے سوالیہ پرچوں کی مطلوبہ تعداد کا ۱۵ جولائی ۱۹۷۰ء تک مرکز میں آنا ضروری ہے۔ اطلاع نہ بھجوانے والی مجالس کو امسال سوالیہ پرچہ جات ارسال نہیں کئے جائیں گے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حل شدہ پرچہ جات واپس بھجوائیں

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۹ مئی کو منعقد ہو چکے ہیں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تاکہ ان پر نمبر لگائے جانے کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا جا سکے

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ احسان (جون) ختم ہو گیا ہے۔ لیکن بہت کم مجالس نے ماہ ہجرت (مئی) رپورٹس بھجوائی ہے۔ قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک ماہ امان تا ہجرت (مارچ تا مئی) کی رپورٹیں نہیں بھجوائی وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیز ناصر احمد خان سکنہ کھرڑ یانوالہ دل کی مرض میں مبتلا ہے حالت بہت خراب ہے بار بار دورے پڑتے ہیں۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد المجید ٹیچر حصہ پرائمری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم چوہدری نذر محمد صاحب آف اور حال ضلع سرگودھا عرصہ دو سال سے دمہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ بیماری دل بدن شدت اختیار کر رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (محمود احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۳۔ سید فضل احمد شاہ صاحب ایس وی ٹیچر مڈل سکول چک عبد الخالق براستہ دینہ ضلع جہلم اس سال بی اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نمرود رحمت اللہ عفی عنہ دار الرحمت ربوہ)

۴۔ میرے ابا جان شیخ رفیع الدین احمد صاحب صدر مجلس مرمیان جماعت احمدیہ کراچی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ تمام بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (عابدہ نسیم)

نصاب سالانہ امتحانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے امتحانات چھ درجات میں منقسم ہیں۔ امسال یہ امتحانات اگست ۱۹۷۰ء کو ہو رہے ہیں۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کرنے کے لئے تیار کریں۔ نصاب درج ذیل ہے :-

۱۔ ابتدائی

قرآن کریم :- یسّرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ۔ پہلا پارہ مع ترجمہ۔
زبانی یاد کرنے کا حصہ :- نماز با ترجمہ اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں مع ترجمہ۔
حدیث :- چالیس جواہر پارے۔
کتب سلسلہ :- ہمارا رسولؐ۔ سیرت مسیح موعودؑ۔ احمدیت کا پیغام۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔

۲۔ متقدّم

قرآن مجید با ترجمہ :- سورہ آل عمران کے آخر تک۔
حفظ :- سورۂ لہب، نصر اور کافرون مع ترجمہ۔
حدیث :- نبراس المومنین۔
فقہ :- فقہ کے ابتدائی مسائل۔
کتب سلسلہ :- فتح اسلام۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔ تین مسئلے (تین مسئلے احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک سے بھی مطالعہ کئے جا سکتے ہیں)۔ کتابچہ دینی معلومات
(شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۳۔ مقتصد

قرآن کریم با ترجمہ :- سورۃ الانفال کے آخر تک۔
حفظ :- سورۃ الکوثر۔ الماعون اور قریش مع ترجمہ۔
حدیث :- احادیث الاخلاق (مصنفہ مولوی غلام باری صاحب سیف
کتب سلسلہ :- برکات الدعا۔ کشتی نوح۔ سیرت خیر الرسلؐ۔ دعوۃ الامیر صفحہ ۱۲۶ تک۔
کتابچہ دینی معلومات۔

۴۔ سابق

قرآن کریم با ترجمہ :- سورۃ الانبیاء کے آخر تک۔ نیز سورۃ الفیل۔ العصر۔ القارعہ زبانی یاد کرنا۔
حدیث :- حدیقۃ الصالحین صفحہ ۱۲۷ تک۔
کتب سلسلہ :- رازِ حقیقت۔ نشان آسمانی۔ دعوۃ الامیر صفحہ ۱۲۶ سے آگے۔ کتابچہ دینی معلومات

۵۔ فائق

قرآن کریم با ترجمہ :- سورۃ الجاثیہ کے آخر تک۔ نیز سورۃ القدر۔ التین۔ الم نشرح با ترجمہ زبانی یاد کرنا۔
حدیث :- حدیقۃ الصالحین صفحہ ۱۲۷ سے ۲۷۵ تک
کتب سلسلہ :- سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ شہادۃ القرآن۔ تین اہم امور۔ خلافت حقہ اسلامیہ۔ مختصر تاریخ احمدیت (شیخ خورشید احمد صاحب)۔
کتابچہ دینی معلومات۔

۶۔ فائز

قرآن کریم با ترجمہ :- مکمل قرآن کریم (سورۃ الناس تک) نیز سورۃ الضحیٰ۔ الغاشیہ۔ الاعلیٰ با ترجمہ زبانی یاد کرنا۔
حدیث :- حدیقۃ الصالحین ص ۲۷۵ تا ص ۴۴۳ (اختتام)
کتب سلسلہ :- تذکرۃ الشہادتین۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔
کتابچہ دینی معلومات۔ زبانی انٹرویو۔

نوٹ :- سابق کے کورس میں "چشمہ مسیحی" کی جگہ "رازِ حقیقت" اور فائق کے کورس میں "مسیح ہندوستان میں" کی بجائے "شہادۃ القرآن" کو رکھا گیا ہے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اسلئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی دوست نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہوں تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہے۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم سابق امیر ضلع ملتان کا پوتا اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کاٹن ریسرچ سنٹر ملتان کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

خاکسار محمد عبد الوہاب
2 - 62 / ٹ
پی ای۔ سی ایچ ایس کراچی ۲۹

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۴/۷/۷۰ بروز منگل بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔
امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از معیار بھرتی

قد = ۵ فٹ ۶ انچ وزن = ۱۱۳ پونڈ چھاتی = ۳۰-۳۲ انچ
تعلیم پانچ جماعت عمر = ۱۷ سال سے ۲۰ سال ناظر امور عامہ

ضرورت ہے

ایک مکینیکل انجینئرنگ گریجوایٹ کی۔ ورکشاپ کا تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ گریڈ ۵۰/- ۵۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰ - ۵۰ - ۱۲۵۰ روپیہ درخواستیں کوالیفیکیشنز اور تجربہ وغیرہ کی وضاحت کے ساتھ جنرل مینیجر شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ منڈی بہاء الدین ضلع گجرات کے نام ارسال کی جائیں۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
مکرم خواجہ رشید احمد غلام احمد صاحبان	سیالکوٹ	۲۰۰۰	
” ” سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ	”	۲۰۰۰	
” ” عبدالرحمان ظفر احمد صاحبان	”	۵۰۰۰	
” میاں عبدالرفیق صاحب	پشاور	۵۰۰	
” کیپٹن ڈاکٹر شریف احمد صاحب اشرف	لاہور	۵۰۰	
” چوہدری عبدالوحید صاحب ریبر آنیسر	”	۱۰۰۰	
” غازی محمد صدیق صاحب سکرور حال	راولپنڈی	۵۰۰	
” محمد شریف صاحب پنشنر	گوجرانوالہ	۵۰۰	
” سید انور احمد صاحب شریفی	بہاولپور	۵۰۰	
” راجہ فخرالدین صاحب	سکھر	۵۰۰	
محترمہ بشریٰ شوکت صاحبہ بنت چوہدری احمد جان صاحب	راولپنڈی	۵۰۰	۵۰۰
مکرم شہاب الدین صاحب کوٹ باغ دین	حیدرآباد	۵۰۰	
” چوہدری محمد نواز صاحب ”	”	۵۰۰	
” ” محمد انور صاحب ”	”	۵۰۰	
” ” محمد حسین صاحب باجوہ ”	”	۵۰۰	
” بشیر احمد صاحب سیالکوٹی مع اہل وعیال	ربوہ	۵۰۰	
” شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	شیخوپورہ	۵۰۰	
” ” مشتاق احمد صاحب	”	۵۰۰	
” چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب XEN	”	۵۰۰	
” مرزا جان عالم بیگ صاحب	”	۵۰۰	
” چوہدری امتیاز احمد صاحب	”	۵۰۰	
” شیخ رحمت اللہ صاحب	”	۱۰۰۰	
” ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب مع والد صاحب مرحوم	”	۱۰۰۰	
” میاں محمد صادق صاحب ٹھیکیدار	”	۲۰۰۰	
” چوہدری مقبول احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ	”	۲۰۰۰	۱۰۰۰
” برکت علی صاحب ٹریکٹر ڈیلر	”	۲۰۰۰	۱۰۰۰
” چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت	”	۵۰۰۰	
” ” بشیر احمد صاحب	”	۵۰۰۰	
” حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال	”	۵۰۰	
” ” عبدالرزاق ظفر الدین احمد صاحب	”	۱۰۰۰	
” حاجی رحمت خاں صاحب مرحوم			
بذریعہ محمد عبدالحمید صاحب فیملی پلاننگ آفیسر	راولپنڈی	۵۰۰	
” میجر محمد اسلم صاحب	”	۵۰۰	
” محمد اشرف صاحب سنوری	”	۵۰۰	
” محمد الطاف حسین صاحب	”	۵۰۰	
” افتخار احمد صاحب بھٹی	”	۵۰۰	
” ڈاکٹر نشاط احمد صاحب	”	۵۰۰	
” چوہدری نور احمد صاحب سنوری	”	۵۰۰	
” ماسٹر عبدالکریم صاحب رازی	”	۵۰۰	
” صوفی محمد شفیع صاحب	”	۵۰۰	
” قریشی محمد سلیم صاحب	”	۵۰۰	
” مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ	”	۵۰۰	
” میاں محمد عالم صاحب ڈھوک رتہ	”	۵۰۰	
” محمد منظور صادق صاحب	”	۵۰۰	

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
مکرم میجر اسلم حیات صاحب	راولپنڈی	۵۰۰	
” محمد عبداللہ صاحب افغان	”	۵۰۰	
” جمال دین امینی صاحب مع والدین	”	۵۰۰	
” رشید اختر صاحب مع اہل وعیال	”	۵۰۰	

محترم گیانی واحد حسین صاحب کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

قبرستان لے جاکر مرحوم کی نعش کو وہاں امانتاً دفن کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

محترم گیانی صاحب مرحوم کلانور ضلع گورداسپور کے ایک معروف مغل خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ بچپن میں جبکہ آپ کی عمر دس سال تھی آپ سکھ ہو گئے۔ اس کے بعد آپ نے قریباً پندرہ سال سکھ مذہب کا مطالعہ کیا۔ چنانچہ آپ کو سکھ لٹریچر پر خاصا عبور حاصل تھا۔ پچیس سال کی عمر میں آپ نے حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں سکھ مذہب ترک کرکے دوبارہ اسلام قبول کیا اور اس طرح سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔ اس کے بعد آپ نے اپنی ساری عمر مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت سلسلہ میں بسر کی اور ایک کامیاب مبلغ اور پُراثر واعظ کی حیثیت سے بہت نام پیدا کیا۔ آپ کو اس عرصہ میں برصغیر کے مختلف علاقوں میں پیغامِ حق پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ صدہا کامیاب مناظرے کئے اور بے شمار لیکچر دئے۔ آپ کا مناظرے اور لیکچر کا بالکل منفرد انداز تھا۔ بہت دلچسپ اور بہت پُراثر۔ پنجابی زبان میں تقریر کرنے اور دیہاتیوں تک پیغامِ حق پہنچانے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ قدرتی طور پر دیہاتیوں کی نفسیات کے ماہر تھے اور ان سے اس میں گفتگو فرماتے تھے کہ وہ آپ کی باتوں کا اثر لئے بغیر نہ رہتے تھے۔ اسی لئے آپ کو دیہات میں اپنوں اور پرائوں سب میں ہی بے پناہ مقبولیت حاصل تھی۔ دیہی جماعتوں کے احباب ہی نہیں بلکہ غیر از جماعت دوست بھی آپ کی تقریر سننے کے لئے دُور دُور سے کھنچے چلے آتے تھے۔ طبیعت بہت شگفتہ پائی تھی اور بذلہ سنجی میں بھی آپ کو خاص مہارت حاصل تھی۔

قیامِ پاکستان کے بعد عیسائیت کے مطالعہ کا شوق ہوا۔ پوری بائبل کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا۔ چنانچہ اس پر آپ کو بڑا عبور حاصل تھا اور اکثر حوالہ جات ازبر تھے۔ عیسائیت کے رَدّ میں آپ نے بہت سے قیمتی مضامین لکھے جو ماہنامہ الفرقان میں شائع ہوئے اور بہت سے مضامین اور کتب کے مسودے آپ نے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ پنجابی میں تبلیغی نظمیں بھی کہتے تھے جو بالعموم بہت پسند کی جاتی تھیں۔

محترم گیانی صاحب مرحوم نے اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ کے علاوہ سات بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب ایم ایس سی پی ایچ۔ڈی (کینیڈا) اٹامک انرجی سنٹر لائلپور میں سینئر سائینٹفک آفیسر ہیں۔ دوسرے صاحبزادے مرزا اصلاح الدین صاحب بی۔اے (فورتھ ایر) کے طالب علم ہیں اور تیسرے صاحبزادے مرزا حبیب الدین نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ سات صاحبزادیوں میں سے بڑی ۲ شادی شدہ ہیں۔ مرزا ظہیر الدین صاحب جیکب آباد اور محمد رشید جاوید صاحب حال مقیم لندن آپ کے داماد ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم گیانی صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے نیز آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ، صاحبزادیوں، صاحبزادوں اور جملہ دیگر اعزّا کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

آمین اللّٰھم آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴